باب دوم



مسئلہ نزولِ مسیح علیہ السلام اس حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ بانیِ قادیانیت مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت سے پہلے دعویٰ مسیحیت کو اس عمارت کی بنیاد کے طور پر کھڑا کیا جس پر آگے چل کر مجازی، ظلی، بروزی اور در پردہ حقیقی نبوت کے دعاوی نہایت چابکدستی اور عیاری سے استوار کر لیے۔ اُنہوں نے اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لیے سب سے بھیانک اور گمراہ کن کردار منصبِ مسیحیت پر خود کو فائز کرنے کے حوالے سے ادا کیا۔ اگرچہ مرزا صاحب خود کو مثیلِ مسیح قرار دینے سے پہلے نفسِ ختمِ نبوت کا عقیدہ تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ ''النّاس کالأنعام'' کی سادہ لوحی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ انتہائی دجل وفریب سے اس مسئلے پر الحاد و تشکیک کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی جسارت اس انتہاء کو پہنچ جاتی ہے کہ ان کا بے باک قلم یہاں تک لکھ دیتا ہے:

ومع ذلک إذا کان نبینا ﷺ خاتم الأنبیاء فلا شک أنه من آمن بنزول المسیح الذی هو نبي مین بني إسرائیل فقد کفر بخاتم النبیین.[1]

''اس کے ساتھ جب ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں تو اس میں ذرہ شک نہیں کہ جس شخص نے نزولِ مسیح پر ایمان رکھا جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اُس نے خاتم الانبیاء کا انکار کیا۔''

اس طرح نزولِ مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے تشکیک والتباس کی گرد اُڑا کر اپنے لیے فضا ہموار کرنا چاہی کہ یہ کیسا تضاد ہے کہ ایک طرف مسلمان حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ

(۱) غلام احمد قادیانی، رسالہ تحفہ بغداد: ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۷: ۳۴

آمد پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس بات سے صرفِ نظر کیے رہے کہ ختمِ نبوت کا نفسِ مضمون ذہن نشین کر لینے سے کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔ فی الحقیقت مرزا صاحب کے تمام دلائل کذب و افترا اور دجل وفریب کا ملغوبہ ثابت ہوئے۔

اسلام کے اساسی نظریات میں نظریۂ نزولِ مسیح علیہ السلام کو بنیادی اہمیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ اس کا تعلق توحید ورسالت اور ختمِ نبوت میں بہت نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ اس کا یہ پہلو قابل ذکر ہے کہ یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی دور میں وحی و الہام کے دعوے کے ساتھ مہدیت، مجددیت اور محدثیت کے دعووں کے تھوڑا عرصہ بعد دعویٰ مسیحیت کر ڈالا اور اس دعویٰ کو دعویٰ نبوت و رسالت کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دعویٰ مسیحیت کی مسند پر بیٹھ کر نہایت عیاری اور چابکدستی سے بتدریج نبوت و رسالت کے دعووں کی طرف یلغار کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ مسیحیت کے حوالے سے ان کا کردار ایک ایسے شخص کا ہے جو ختمِ نبوت کے نفس مضمون کو تسلیم کرتے ہوئے جاہل اور نیم خواندہ عوام الناس کی سادہ لوحی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انتہائی دجل و فریب سے عقیدۂ نزولِ مسیح سے مخالف موقف اختیار کر کے اپنی جعلی نبوت منوانے کے لیے لوگوں کے ذہنوں میں الحاد وتشکیک کے بیج بوتا رہا۔ ہم اس مسئلے کو نزولِ مسیح کے باب میں احادیث کی روشنی میں بیان کر رہے ہیں۔

اَحادیثِ نزولِ مسیح علیہ السلام

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ درجنوں احادیث میں بیان ہوا ہے، بعض میں مختصر طور پر اور بعض میں تفصیلی طور پر۔ ان کثیر احادیث میں چند ایک بطور استشہاد درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

والّذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما

مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتّى لا يقبله أحد.[۱]

’’مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم (علیہ السلام) اُتریں گے (چونکہ اللہ عزوجل نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا، اب قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے) جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا (ہر شخص خوشحال ہوگا)۔‘‘

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كيف أنتم إذا نزل ابن مريم منكم وإمامكم منكم.[۲]

’’تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔‘‘

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب البيوع، باب قتل الخنزير، ۲: ۷۷۴، رقم: ۲۱۰۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم، ۱: ۱۳۵، رقم: ۱۵۵

۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳

(۲) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسىٰ ابن مريم، ۳: ۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسىٰ ابن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تقوم السّاعة حتّى ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتّى لا يقبله أحد. (۱)

’’قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے پس وہ (آ کر) صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اُسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔‘‘

۴۔ حضرت حذیفہ ابن اَسید غفاری رضي الله عنهما سے روایت ہے:

اطلع النّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم علينا، ونحن نتذاكر فقال: ما تذاكرون؟ قالوا: نذكر السّاعة قال: إنّها لن تقوم حتّى ترون قبلها عشر آيات فذكر الدّخان والدجّال والدّابة وطلوع الشمس من مغربها

(۱) ۱۔ بخاري، الصّحيح، كتاب المظالم والغصب، باب كسر الصّليب وقتل الخنزير، ۲: ۸۷۵، رقم: ۲۳۴۴
۲۔ مسلم، الصّحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسىٰ ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ۱: ۱۳۵، رقم: ۱۵۵
۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء في نزول عيسىٰ ابن مريم عليهما السلام، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳
۴۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ۲: ۱۳۶۳، رقم: ۴۰۷۸
۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۰۹۵۷

ونزول عيسٰى ابن مريم عليه السلام ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلک نار تخرج من اليمن تطرد النّاس إلى محشرهم.(۱)

’’ہم باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: (آقا) قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو: (۱) دھواں؛ (۲) دجال؛ (۳) دابۃ الارض؛ (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا؛ (۵) حضرت عیسٰی بن مریم کا نازل ہونا؛ (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا اور تین جگہ زمین کا دھنسنا؛ (۷) مشرق میں دھنسنا؛ (۸) مغرب میں دھنسنا؛ (۹) جزیرہ عرب میں دھنسنا؛ (۱۰) آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر انہیں محشر کی طرف لے جائے گی۔‘‘

۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا تزال طائفة من أمّتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة. قال: فينزل عيسٰى ابن مريم عليه السلام. فيقول أميرهم: تعال صلّ لنا. فيقول: لا، إن بعضكم على بعض

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآيات التى تكون قبل السّاعة، ۴: ۲۲۲۵، رقم: ۲۹۰۱
۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب الآيات، ۲: ۱۳۴۷، رقم: ۴۰۵۵
۳۔ حاكم، المستدرك، ۴: ۴۷۴، رقم: ۸۳۱۷
۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۰۰، رقم: ۳۷۵۴۲
۵۔ طبراني، مسند الشاميين، ۲: ۳۲، رقم: ۸۶۴

أمراء تكرمة الله هذه الأمة.[1]

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھایئے۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں‘‘ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا فرمائی ہے۔)‘‘

۶۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إذ بعث الله عيسى بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضح كفيه على أجنحة ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه ينحدر منه جمان كاللؤلؤ ولا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلّا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهى طرفه فينطلق حتّى يدركه عند باب لد فيقتله.[2]

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسىٰ ابن مريم عليهما السلام حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

۳۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۹: ۱۸۰

۴۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم، ۲: ۱۳۵۷، رقم: ۴۰۷۵

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۳۸، رقم: ۸۵۰۸

’’جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے جس کافر تک بھی آپ کی خوشبو پہنچے گی، اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا آپ کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی آپ دجال کو تلاش کریں گے حتی کہ ’’باب لد‘‘ پر اسے پالیں گے پھر اسے قتل کر دیں گے‘‘

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لیس بيني وبينه نبي يعني عيسٰی، وإنّه نازل فإذا رأيتموه فاعرفوه: رجل مربوع، إلی الحمرة والبياض، بين ممصرتين، كأنّ رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل، فيقاتل النّاس علی الإسلام، فيدق الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويهلک الله في زمانه الملل كلها إلّا الإسلام، ويهلک المسيح الدجال، فيمكث في الأرض أربعين سنة ثم يتوفی فيصلی عليه المسلمون.(۱)

’’میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں ہے اور بے شک وہ نازل ہوں گے جب تم اُنہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کا رنگ مائل سرخی و سپیدی ہے (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہو گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ لوگوں سے دین اسلام پر

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ۴: ۱۱۷، رقم: ۴۳۲۴
۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۳، رقم: ۶۸۲۱
۳۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۱۴: ۲۰۱

جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ جہاد موقوف کر دیں گے، اﷲ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔‘‘

۸۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی علاماتِ قیامت کے بیان پر مشتمل ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ اُم شریک بنت ابی العکر رضی اﷲ عنہا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اﷲ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وإمامهم رجل صالح فبينما إمامهم قد تقدم يصلي بهم الصبح إذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلک الإمام ينكص يمشی القهقري ليتقدم عيسٰی ابن مريم يصلي بالناس فيضع عيسٰی يده بين كتفيه ثم يقول له: تقدم فصلّ فإنها لک أقيمت فيصلی بهم إمامهم. [1]

’’عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تا کہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے۔ سو ان کے امام

(۱) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسٰی ابن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

(مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔"

۹۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فينزل عيسٰى ابن مريم عليہ السلام عند صلاة الفجر فيقول له إمام النّاس: تقدم يا روح الله فصلّ بنا. فيقول: إنّكم معشر هذه الأمة أمراء بعضكم على بعض تقدم أنت فصلّ بنا. فيتقدم الأمير فيصلي بهم. (۱)

"(حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اُتریں گے تو لوگ ان سے عرض کریں گے: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم اُمت محمدیہ کے لوگ ہو۔ بے شک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور انہیں نماز پڑھائے گا۔"

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ألا إنّ عيسى ابن مريم ليس بيني وبينه نبيّ ولا رسول ألا أنّه خليفتي في أمّتي من بعدي. (۲)

"خبردار! میرے اور عیسیٰ ابن مریم کے مابین نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول مگر یہ کہ وہ میرے بعد میری اُمت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔"

۱۱۔ محمد بن علی بن ابی طالب ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ آیت کریمہ "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ"

(۱) ۱۔ حاكم، المستدرك، ۴: ۵۲۴، رقم: ۸۴۷۳
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲
(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۵: ۱۴۲، رقم: ۴۸۹۸
۲۔ سيوطى، الدر المنثور، ۲: ۷۳۶

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إنّ عيسى لم يمت وإنّه رفع إلى السّماء وهو نازل قبل أن تقوم السّاعة فلا يبقى يهودي ولا نصراني إلّا آمن به. (۱)

''بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ (زندہ) آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے اور وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے (زمین پر) اُتریں گے پس کوئی ایسا یہودی اور نصرانی نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے''

۱۲۔ ''سنن ابن ماجہ'' میں دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نزول عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک دن صبح کے روز مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کرائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ، بے شک تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے اور وہ امام (یعنی امام مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے) نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو پس دروازہ کھولا جائے گا، اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ باہر موجود ہوگا جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگ نکلے گا، آخرکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام (فلسطین میں) 'باب لُدّ' کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست سے دوچار فرمائے گا۔ (۲)

(۱) سيوطي، الدر المنثور، ۲: ۷۳۴

(۲) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ ابن مريم علیہ السلام وخروج يأجوج و مأجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جس مسیح کے آنے کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیھما السّلام ہیں۔ اب دوبارہ انہی کا نزول ہوگا۔ مسیح موعود کی جو علامات اور خصوصیات حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی مثلاً نہ تو اس کا ملک شام میں نزول ہوا، نہ اس کے دور میں غلبہ اسلام ہوا، نہ اس نے حج یا عمرہ کیا، نہ ہی گنبد خضراء کے اندر اسے دفن کیا گیا چنانچہ احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی اسی طرح باطل اور بے بنیاد ہے جس طرح نبوت و رسالت کا۔ مرزا صاحب نے امام مہدی علیہ السلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بالصراحت فرما دیا تھا کہ امام مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوں گے اور وہ میرے ہم نام ہوں گے یعنی ان کا نام محمد ہوگا اور ان کے باپ کا نام میرے والد گرامی کے نام پر ہوگا یعنی عبداللہ اور ان کی والدہ کا نام میری والدہ ماجدہ کے نام پر ہوگا یعنی آمنہ، آپ ﷺ نے یہ بھی فرما دیا کہ امام مہدی حکومت کریں گے روئے زمین پر انصاف کا بول بالا ہوگا اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگا۔ مرزا قادیانی میں ان خصوصیات میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ اس کا نام غلام احمد ہے اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی، اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ مغل ہے نہ تو اس کا اہلِ بیت کے ساتھ کوئی نسبی تعلق ہے کیونکہ وہ مغل خاندان سے متعلق ہے اور اس کے دور میں عدل و انصاف کا بول بالا ہوا اور نہ ہی اسے کبھی حکومت ملی بلکہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کی بنا پر اس نے انگریزی حکومت کے مفادات کی آبیاری کے لیے جہاد کو حرام قرار دے دیا تاکہ مسلمانانِ ہند پر غلامی کی تاریک رات اور طویل ہو جائے۔ اس لیے ہمارے لیے مسیح موعود یا امام مہدی کے پرکھنے کا معیار احادیثِ رسول ﷺ ہیں، عقل خانہ ساز نہیں کیونکہ بقول علامہ محمد اقبالؔ:

عقل عیار ہے، سو بھیس بدلتی ہے
عشق بے چارہ نہ ملا، نہ زاہد، نہ حکیم

دوسری بات یہ کہ ہماری نظر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کے مقابلے میں کسی قسم کی تاویلات فاسدہ اور تصورات باطلہ اس قابل بھی نہیں کہ ان پر کان دھرا جائے۔

تصوّرِ مسیح: احادیث کی روشنی میں

احادیثِ نبوی ﷺ میں دو طرح کے مسیحوں کا ذکر ملتا ہے:

۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السّلام
۲۔ مسیح کذاب یا مسیح دجال

حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں قسم کے مسیحوں کا ذکر صراحتاً فرما دیا ہے، لہٰذا ان کی پہچان اور ان کے مابین پائے جانے والے تفاوت میں کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ ان کے مختصراحوال درج ذیل ہیں:

۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السّلام

مسیح ابن مریم علیہما السّلام سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ آپ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ کے احوال و واقعات گزشتہ صفحات میں تفصیل سے گزر چکے ہیں اس لیے انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مسیح دجال یا مسیح کذاب

مسیح دجال کا ظہور بھی قربِ قیامت میں ہو گا۔ اس کافر و کذاب کے حوالے

سے چند مستند روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں قیام فرما ہوئے اور اللہ ﷻ کی اس کی شان کے لائق حمد وثنا بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

إنّي لأنذركموه وما من نبيّ إلّا أنذره قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني أقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنّه أعور وأنّ اللہ ليس بأعور. (۱)

’’پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں، ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ جان لو کہ وہ بلاشبہ کانا ہو گا اور بے شک اللہ کانا نہیں۔‘‘

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من نبي إلّا وقد أنذر أمّته الأعور الكذّاب ألا إنّه أعور وإنّ ربكم ليس بأعور مكتوب بين عينيه: ك ف ر. (۲)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول اللہ تعالىٰ: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ۳: ۱۲۱۴، رقم: ۳۱۵۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۴: ۲۲۴۵، رقم: ۱۶۹

۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة الدجال، ۴: ۵۰۸، رقم: ۲۲۳۵

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذكر الدجال، ۴: ۲۲۴۸، رقم: ۲۹۳۳

''ہر نبی نے اپنی اُمت کو کانے کذاب (دجال) سے خبردار کیا ہے اور سنو! وہ بلا شبہ کانا ہو گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس (دجال) کی دو آنکھوں کے درمیان ک ف ر (کافر) لکھا ہوا ہو گا''

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أنّ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ذكر الدّجال بين ظهراني النّاس فقال: إنّ الله تعالٰى ليس بأعور ألا وإنّ المسيح الدجال أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافئة.(۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کانا نہیں ہے سنو مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ ایسے ہو گی جیسے پھولا ہوا انگور۔''

۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: الدجّال أعور العين اليسرىٰ جُفال الشعر معه جنّة ونار فناره جنّة وجنّته نار.(۲)

.......۲۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب ما جاء في قتل عيسٰى بن مريم الدجال، ۴: ۵۱۶، رقم: ۲۲۴۵

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۷۶، رقم: ۱۳۹۵۵

(۱) مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۴: ۲۲۴۷، رقم: ۱۶۹

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، ۴: ۲۲۴۸، رقم: ۲۹۳۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۸۳، رقم: ۲۳۲۹۸

۳۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۲: ۵۴۷، رقم: ۱۵۳۲

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور بال گھنے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہے اور اس کی جنت (حقیقت میں) دوزخ ہے۔''

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول اللہ ﷺ: يأتي الدّجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدّجال إن شاء الله.(۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون (بیماری) مدینہ طیبہ میں آئے گی اور نہ ہی دجال۔''

۶۔ حضرت ابو اُمامہ الباہلی سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال لوگوں سے کہے گا:

أنا نبي ولا نبي بعدي ثم يُثنّي فيقول: أنا ربكم.(۲)

''میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر وہ دوبارہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔''

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ دجال نبوت کا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی، سرزمینِ مدینہ منورہ پر اس کے ناپاک قدم نہیں لگیں گے، نیز یہ کہ دجال کانا ہوگا۔ ایک روایت کے مطابق دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور ایک روایت کے مطابق بائیں آنکھ سے، یہاں یہ امر پیشِ نظر رہے کہ آپ ﷺ کی

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، ۴: ۵۱۴، رقم: ۲۲۴۲

(۲) ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم، ۲: ۱۳۶۰، رقم: ۴۰۷۷

اُمت میں فقط ایک نہیں بلکہ تیس دجال پیدا ہوں گے ان میں سے جو دجال اکبر ہو گا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہو گا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے باقی سب چھوٹے دجال ہوں گے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تقوم السّاعة حتّٰی یبعث دجّالون کذّابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم أنّه رسول اللّٰه. (۱)

”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک جھوٹے دجالوں کو نہ بھیج دیا جائے جو تیس کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح ابن مریم علیہما السلام اور مسیح دجال قربِ قیامت ایک ہی زمانہ میں ہوں گے۔ مسیح دجال، مسیح ابن مریم علیہما السلام کے ہاتھوں قتل ہوکر جہنم واصل ہو گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ باطل ہے کیونکہ مرزا صاحب میں مسیح ابن مریم علیہما السلام کی علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں پائی گئی اور نہ مرزا صاحب کے زمانے میں اس دجال کا ظہور ہی ہوا جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کا شمار ان تیس دجالوں میں ممکن ہے جن کے فتنے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو خبردار فرمایا ہے۔

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۹، رقم: ۲۹۲۳

۲۔ ترمذي، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون، ۴: ۴۹۸، رقم: ۲۲۱۸

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۳۶، رقم: ۷۲۲۷

۴۔ طبراني، المعجم الصغیر، ۲: ۱۸۲، رقم: ۹۹۳